# 10923- قتل عمد اکبر الکبائر میں سے ہے

## سوال

میں قتل کی جرم میں شریک تھا، لیکن جرم کی سزا دینے کے لیے مجھے نہیں پکڑا جاسکا، میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں، لھذا کیا پولیس کے سپرد کیے بغیر اللہ تعالی میری توبہ قبول کرلے گا؟

## پسندیدہ جواب

اگر مقتول مومن ہو تو قتل عمد اکبر الکبائر میں شامل ہوتا ہے اس کی دلیل اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

{اور جو کوئی کسی مومن کو قصدا قتل کرڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالی کا غضب ہے، اسے اللہ تعالی نے لعنت کی ہے اور اس کے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے} النساء (93) .

اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تک آدمی حرام خون نہ بہائے اس وقت تک وہ اپنے دین میں وسعت رکھتا ہے) .

اور جب آپ نے قتل عمد کیا ہو تو آپ کے اس قتل کے ساتھ تین امور متعلق ہوتے ہیں :

ایک تو اللہ تعالی کا حق، اور دوسرا مقتول کا حق، اور تیسرا مقتول کے اولیاء کا حق .

جب آپ اللہ تعالی کے سامنے صحیح اور صدق دل سے توبہ کرلیں تو اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول کرلے گا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، یقینا اللہ تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اور بڑی رحمت والا ہے} الزمر (53) .

اور رہا مقتول کا حق وہ میری مراد مقتول ہے نہ کہ زندہ کہ آپ اسے پاسکیں، تو اس کا حق قیامت تک باقی رہے گا یعنی اس مقتول کا آپ سے قصاص قیامت کے روز لیا جائے گا، لیکن میری گزارش ہے کہ جب آپ کی توبہ صحیح ہوئی تو وہ اللہ تعالی کے ہاں مقبول بھی ہوگی، اور اللہ سبحانہ وتعالی اس مقتول کو اپنے فضل وکرم سے راضی کردے گا اور آپ اس سے بری ہوجائیں گے .

اور اولیاء کا حق جو کہ تیسرا حق ہے یہ آپ اس سے اس وقت تک بری نہیں ہوسکتے جب تک کہ آپ اپنے آپ کو اولیاء کے سپرد نہیں کردیتے، تو اس بنا پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ اپنے آپ کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کردینگے اور انہیں کہیں کہ اسے قتل کرنے والے آپ ہیں اور انہیں اختیار ہے کہ جب قصاص کی شروط پوری ہوں تو وہ قصاص لے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو وہ دیت لے لیں اور اگر چاہے تو وہ ویسے ہی معاف کردیں . .